بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

آن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر —— یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | ۲۵ ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۴۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ احسان۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق کل اڑھائی بجے بعد دوپہر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ڈلہوزی سے بذریعہ فون اطلاع دی۔ کہ حضور کو کل بخار قادیان کی نسبت نارمل سے ۳ پوائنٹ زیادہ رہا۔ کھانسی بھی کئی بار اٹھتی رہی۔ آج پہلی بار بخار نارمل ہوا۔ مگر حسب معمول پھر بڑھ گیا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

ڈاکٹر محمد سو لنگے صاحب ایم۔ بی (ہومیو) جو کلکتہ کے ایک کالج میں باقاعدہ ہومیوپیتھی کی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ ہجرت کر کے قادیان آگئے ہیں۔ اور یہاں معالجہ کا کام شروع کر دیا ہے۔ احباب ان کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

اصلاح خلق کے لئے آسمانی مصلح کی ضرورت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کے اجرا کا مسئلہ جماعت احمدیہ اور موجودہ زمانہ کے مسلمانوں میں مابہ النزاع ہے۔ جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی اور متابعت میں غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ اور قیامت تک کھلا رہے گا۔ مگر عام مسلمان ہر قسم کی نبوت کو بند قرار دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہ عقیدہ کہاں تک درست ہے۔ اس پر بحث کا یہ موقعہ نہیں۔ جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں اس مسئلہ پر سیر کن مواد موجود ہے۔ اور دلائل و براہین سے یہ امر واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبوت جاری ہے بلکہ سلف صالحین میں سے گزشتہ کئی اکابر بھی اس مسئلہ میں جماعت احمدیہ کے ہمنوا رہ چکے ہیں۔ اور تو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جن کا علمی پایہ محتاج تشریح نہیں۔ انہوں نے خود اس غلطی کا ازالہ کیا۔ اور جب انہیں محسوس ہوا کہ بعض لوگ خاتم النبیین کا یہ مفہوم سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ تو آپ نے سختی سے اس کی تردید کی اور فرمایا قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ کہ تم یہ تو کہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ مت کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اسی طرح اور بہت سے ائمہ دین مسئلہ اجرائے نبوت کے قائل رہ چکے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ نبوت غیر تشریعی کے اجرا کو تکمیل شریعت کے منافی سمجھتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ شریعت کو اتمام تک پہونچا دیا گیا۔ تو اب نبی کس طرح آسکتا ہے۔ حالانکہ تکمیل شریعت اور چیز ہے۔ اور تکمیل اشاعت ہدایت اور چیز ہے۔ تکمیل شریعت بے شک ہو چکی ہے۔ مگر اشاعت ہدایت کی تکمیل کے لئے نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اگر یہ دروازہ بند ہو چکا ہوتا۔ تو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم امت محمدیہ کو مسیح موعود کے نزول کی کیوں بشارت دیتے۔ آپ کا امت محمدیہ کو یہ خوشخبری دینا کہ ایک زمانہ میں تم میں مسیح موعود نازل ہوگا۔ اور وہ نبی اللہ ہوگا بتاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم باب نبوت کے مسدود ہونے کے قائل نہیں تھے۔ مگر غیر احمدی مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے اخبار مسلمان کے یہ چند الفاظ ملاحظہ ہوں۔ معاصر موصوف لکھتا ہے۔ کہ "تکمیل شریعت اور قانون الٰہی کی تدوین کے بعد نبوت و رسالت کے دفتر کو بند کر دیا گیا۔ اور لکھ دیا گیا "نو ویکنسی" لیکن پیغمبری کا ادعا اور کہاں کا نبوت کا کھڑاگ"

نبوت و رسالت ایسی عظیم الشان نعمت کا

ایک نہایت ضروری یاددہانی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈلہوزی سے جو اطلاعات آرہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت پھر زیادہ ہو گئی ہے۔ اور ٹمپریچر بھی گزشتہ دنوں کی نسبت کچھ بڑھ گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ احباب نے اپنے پیارے امام کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا ہوگا۔ تاہم بطور یاددہانی عرض ہے کہ حضور کی صحت کے لئے اجتماعی اور انفرادی دونوں طریق پر دعائیں کی جائیں۔ جو دوست روزے رکھ سکیں وہ جمعرات اور پیر کے روزے رکھیں۔ اور تہجد میں بالخصوص دعائیں کی جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امام کو جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ذکر جس انداز میں کیا گیا ہے۔ اس سے قطع نظر ہم معاصر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ان کا یہ عقیدہ درست ہے۔ کہ نبوت و رسالت کا دفتر بند کر دیا گیا ہے۔ اور اب بقلم جلی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھ دیا گیا ہے۔ کہ "نو ویکنسی" تو وہ حضرت مسیحؑ کے دوبارہ نزول کے بارہ میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ کیا ان کے نزدیک حضرت مسیح امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے دوبارہ مبعوث ہوں گے یا نہیں؟ اگر ان کا یہ عقیدہ ہے۔ اور یہی تمام مسلمانوں کا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوں گے۔ تو وہ خود ہی غور کریں۔ کہ ان کی یہ دلیل کیسی بودی اور کمزور ہے۔ وہ ایک طرف باب نبوت کو مسدود قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس عقیدہ کے صریح خلاف مسیح کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ اور چشم براہ ہیں۔ کہ وہ آئے۔ اور ان کی دیرینہ آرزوں کو پورا کرے۔ اجتماع ضدین کی یہ ایک ایسی واضح مثال ہے۔ جو غیر احمدی مسلمانوں کی کمی بصیرت کا کھلا ثبوت ہے۔ اور وہی سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ عقل و نقل کے صریح خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ قرآن کریم کی نصوص بینہ اس رحمت کے دروازہ کے کھلے ہونے پر شاہد ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اس عقیدہ کو درست قرار دیتی ہیں۔ امت محمدیہ کے گزشتہ کئی ائمہ دین کی شہادت ہے۔ کہ وہ بھی اجرائے نبوت کے قائل تھے۔ خود مسلمانوں کی عملی حالت یہ ہے۔ کہ وہ مسیح ناصری کے دوبارہ نزول کے منتظر ہیں۔ مگر تعجب کہ وہی مسلمان جماعت احمدیہ سے بحث کرتے وقت "نو ویکنسی" کا نعرہ لگانا شروع کر دیتے ہیں ؂

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا جلسہ

قادیان ۲۳ جون۔ مجلس مرکزیہ انصار اللہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولوی [illegible] صاحب مسجد محلہ دارالرحمت میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل اور مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے ضرورت [illegible] اور اہمیت قیام انصار اللہ پر اور جناب صوفی غلام محمد صاحب نے برکات خلافت پر تقاریر کیں۔ جناب شیخ نیاز محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بعض کلمات طیبات سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنے محلہ کے انصار کے کام پر مفصل ریویو کرتے ہوئے اپنی مشکلات کا ذکر کیا۔ جس پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد جنرل سیکرٹری مجلس کو نہ تسنے تمام محلہ جات کے مقابلہ میں محلہ دارالرحمت کے کام کی فوقیت کا اعتراف کیا۔ آخر میں صدر صاحب جلسہ نے بعد دعا جلسہ برخاست کیا۔ خاکسار اللہ بخش زعیم انصار اللہ دارالرحمت

اخبار احمدیہ

تحریک قرضہ پچاس ہزار:۔ تحریک قرضہ پچاس ہزار روپیہ کی واپسی کے سلسلہ میں ماہ مئی ۴۳ء کا قرعہ ڈالا گیا۔ صرف ایک دوست کا نام نکلا۔ جن کو براہ راست اطلاع دے دی گئی ہے۔ ناظر بیت المال

شکریہ احباب:۔ الحمد للہ بندہ کا لڑکا عزیزم عبدالرحیم سلمہ ربہ جس کی صحتیابی کے لئے الفضل کے ذریعہ دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ اس کی طبیعت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ دعا کرنے والوں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اور ان کے عزیزوں کو زمانہ کی ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔ بیماری کی شدت کے ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نہ صرف دعا فرماتے تھے۔ بلکہ دوائی بھی اپنے پاس سے مرحمت فرماتے رہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کو جلدی اپنے فضل و رحم سے صحت کامل عطا فرمائے۔ اور حضور کو دیر تک اپنے خاندان اور جماعت کے سروں پر صحت و عافیت کے ساتھ قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔ عزیز عبدالرحیم اب آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے کشمیر گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا یہ سفر مبارک کرے۔ احباب ازراہ کرم اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار رشیر علی عفی عنہ

تبدیلی پتہ:۔ بعض احباب خاکسار کے نام ابھی تک معرفت دفتر اصلاح خط و کتابت کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اب خاکسار کا مستقل پتہ یہ ہے۔ مسجد احمدیہ متصل تحصیل خاص سرینگر۔ خاکسار عبدالواحد مبلغ کشمیر

تصحیح:۔ اخبار الفضل مورخہ ۱۳ فروری ۴۳ء میں ایک وصیت شائع ہوئی ہے۔ جس کا نمبر ۶۳۲۴ ہے۔ اس میں ۱۵۵ روپے ماہوار تنخواہ کی بجائے صرف ۵۵ روپے شائع ہو گئے ہیں۔ احباب تصحیح کر لیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

بی۔ اے میں کامیابی:۔ خواجہ عزیز الحق صاحب سیالکوٹی نے بی۔ اے کے امتحان میں ۳۱۳ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ مجاہد سیالکوٹی

ولادت:۔ خاکسار کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے مورخہ ۴۳-۶-۱۲ کو لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے لطیف احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب اسکی درازی عمر اور خادم ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار چوہدری فضل الدین از کھارو

دیباچہ راہ سلوک

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

جو مانتا خدا کو نہ ہو۔ اُسکو اَے عزیز
اتنا وہ مان لے گا دلائل سے بالضرور
اگلا قدم یہ ہے کہ ہو ایمان بھی نصیب
قرآں کی روشنی میں نظر آئیگا اُسے
مخلوق بنگئی ہے۔ وہ کہتا ہے خود نہ تو
انسان غیب دانی سے عاری ہے گر۔ تو پھر
تازہ نشان حضرتِ مہدیؑ کے پیش کر
سارا جہاں ہو جسکا مخالف۔ وہ کسطرح
اب آگے ہے یقین کا درجہ۔ مرے عزیز
یعنی کہو یہ اُس سے کہ اب آگیا ہے وقت

عقلی دلیلیں ہستی باری کی دے سُنا
عالم کے کارخانے کا اِک چاہیئے خدا
اس کے لئے کلامِ خدا کی مدد بُلا
موجود ہے وہ ذات جو ہے سب کا مُنتہا
بےمثل جو کلام ہے۔ وہ کیونکہ خود بنا؟
صدیوں کے غیب کا اُسے کیونکر پتہ لگا
مومن کو معرفت کی ذرا چاشنی چکھا
غالب ہر ایک جنگ میں ہوتا ہے برملا
ذاتی مشاہدہ سے خدا کا ملے پتا
گر وصل چاہتے ہو۔ تو خود کو کرو فنا

"جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں عالمگیر اخوت کا قیام

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ کہ حضور کی برکت سے دنیا جہان کی تمام قومیں اکٹھی ہو رہی ہیں۔ فرمایا جُعلت لی الارض مسجداً یعنی کوئی خاص قوم نہیں۔ بلکہ مشرقی بھی اور مغربی بھی۔ عربی بھی اور عجمی بھی اسود بھی اور احمر بھی کالے بھی اور گورے بھی۔ تمام اقوام اور تمام ممالک میری لائی ہوئی توحید کے ذریعہ ایک ملک اور ایک شہر کی مانند کر دیئے جائیں گے تمام قومیں ایک نبی کامل پر ایمان لا کر اور اس کی اطاعت کے جوئے میں متحد ہو کر ایک ہی خدا کی پرستش کرتی ہوئی آپس میں یوں مل جائیں گی۔ گویا کہ سب دنیا ایک مسجد کی طرح ہے۔ جس میں تمام اقوام ایک امام کی اقتداء میں خدائے واحد کے حضور سجدہ کریں گی۔

سبحان اللہ! کیا عجیب برکت ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ اس کا کامل نظارہ تو انشاء اللہ العزیز زمانہ مستقبل دکھائے گا۔ مگر بطور بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے اب بھی یہی نظارہ نظر آ رہا ہے۔ لوگ وطن چھوڑ کر بلادِ مختلفہ میں جاتے ہیں۔ مگر انہیں وہاں کوئی اپنا نظر نہیں آتا۔ مگر احمدی جب ہندوستان سے باہر غریب الوطن ہو۔ تو ہر ملک اور ہر مقام میں اسے اپنے بھائی مل جاتے ہیں۔ ویسے دوست آشنا تو ہر کوئی بنا لیتا ہے۔ مگر وہ خوشی جو احمدی غریب الوطن کو احمدی بھائیوں سے مل کر ہوتی ہے۔ وہ ایک جداگانہ اور نرالی قسم کی ہوتی ہے۔ اس دوستی اور محبت میں جو رنگ ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی دوستیوں میں بھلا کہاں مل سکتا ہے۔

اس وقت میں ہندوستان سے باہر کسی ملک میں ہوں۔ یہاں جب پہونچا۔ تو مجھے یہاں کے احمدی احباب کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ کہ انہیں کہاں اور کس طرح تلاش کروں۔ ایک روز میں اپنے ایک سکھ دوست کو خط لکھ رہا تھا۔ اس دوست کو قرآن کریم سننے کا بڑا شوق ہے۔ خط میں میں نے لکھا۔ کہ لیجئے آج آپ قرآن کریم کی ایک آیت کا لطف حاصل کیجئے۔ میں نے جو آیت چنی وہ یہ تھی۔ کہ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اور میں نے انہیں بتایا۔ کہ دیکھئے اللہ تعالےٰ کو اپنے بندہ کے ساتھ کیسی محبت ہے فرماتا ہے کچھ لوگ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ سے بطور جستجو کے پوچھیں گے۔ کہ وہ اللہ ہمارا رب جس کی محبت و عبادت کا آپ پرچار کرتے ہیں۔ کہاں ہے فرمایا وہ سوال تو تجھ سے کرتے ہیں۔ مگر جستجو چونکہ میری ہے۔ اس لئے وہ عبادی ہیں۔ بندے وہ میرے ہیں۔ یہ عبادی کا پُر محبت خطاب پانے والے جب خطاب کریں۔ کہ ہمارا اللہ کہاں ہے تو آگے یوں نہیں فرمایا۔ کہ فقل انی قریب۔ بلکہ فوراً فرمایا کہ بس انی قریب۔ تمہارے دلوں میں جستجو پیدا ہو۔ تو پھر میں قریب ہی ہوں۔ گویا نہ صرف بندوں کو اسے ملنے کی خواہش ہے بلکہ اسے بھی اپنے بندوں سے ملنے کا شوق ہے۔

یہ خط ابھی میں نے لکھ کر رکھا ہی تھا۔ کہ انی قریب کا ایک نظارہ اللہ کریم نے مجھے دکھا دیا۔ وہ اس طرح کہ وہ احمدی احباب جن کے پاس میں نہیں پہونچ سکتا تھا۔ ایک "داڑھی والے" کپتان کی خبر پا کر خود ہی تلاش کرتے ہوئے میرے پاس آ پہونچے۔ میں نے اسے انی قریب کا ہی ایک مظاہرہ سمجھ کر بڑا لطف اٹھایا کہ میں تو اللہ کے بندوں سے دور تھا۔ اور انکے پاس پہونچنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ مگر اس قریب نے اپنے بندوں کو خود ہی میرے قریب کر دیا۔ اس نظارہ کے بعد مجھے اس ملک کے احمدی احباب سے ملاقات کا بہت ہی لطف آیا۔ یوں محسوس ہوا۔ کہ گویا میرے بھائی مجھے مل گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی معجزہ کیا کم ہے۔ کہ مختلف ملکوں میں بھائی چارا قائم کر دیا۔ میں نے تو یوں محسوس کیا کہ گویا میں غریب الوطن نہیں بلکہ بھائیوں اور رشتہ داروں میں ہوں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔ خاکسار بدرالدین احمد

سنیما کے مہلک اثرات

قارئین "الفضل" جانتے ہوں گے کہ گزشتہ ایام میں دو احمدی نوجوانوں کو سنیما دیکھنے کی وجہ سے مقاطعہ کی سزا ملی ہے۔ ایک سچے احمدی کے لئے سزا کا یہ اعلان بہت بڑی عبرت رکھتا ہے۔ آج تحریک جدید کے اعلان پر نو سال گزر چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے نوجوانوں کو بالخصوص سنیما سے بچنے کی بارہا تلقین کی ہے۔ کیونکہ دورِ حاضرہ کا سنیما انسانی ذہنیت کو بالکل بدل ڈالتا۔ اور اس کو انتہائی طور پر پست کر دیتا ہے۔ احمدی نوجوان وہ ہیں جنہوں نے کل جماعت کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانا ہے۔ ان کے ذمہ بڑی بڑی ذمہ واریاں عائد ہونے والی ہیں۔ اس لئے ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر ایسی تحریک سے بچیں جو ان کو پست ہمت بنانے والی اور انکی روحِ قربانی کو کمزور کرنے والی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے۔ اور بنی نوع انسان کی نجات کی خاطر ایک بیج بو کر اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ مگر رخصت ہونے سے پہلے آپ نے اپنے صحابہ میں وہ روح پھونکی کہ جس کی برکت سے آج وہ بڑی جانفشانی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیج سے پیدا شدہ پودے کی حفاظت کر رہے ہیں۔ مگر شمع کے یہ پروانے ایک ایک کر کے جان دے رہے ہیں۔ اور اس جہان سے جا رہے ہیں۔ اور مستقبل قریب میں احمدی نوجوانوں پر اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کا اہم ترین فرض عائد ہونے والا ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

پس مستقبل قریب میں آنے والی ذمہ واریوں کے بوجھ کو اٹھانے کی خاطر جماعت کے نوجوانوں کو طاقت بخشنے کے لئے ایک طریق بھی اختیار کیا گیا۔ حضور نے ہدایت فرمائی۔ کہ کوئی احمدی سنیما نہ دیکھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہم نوجوانوں کو تحریک جدید کی فوج قرار دیا ہے۔ اگر ہم اس فوج کے رکن ہیں تو یقیناً ہم کو بڑی بہادری کے ساتھ تمام خطرات کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم ہی اسلامی وقار کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"...... اس جدوجہد میں جسے میں شروع کرنا چاہتا ہوں کامیابی کے لئے بہترین نمونہ ہی ہو سکتے ہیں۔" (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۴۳ء)

پس فوج کا جرنیل جن باتوں سے ہم کو روکتا ہے ہم کو رکنا چاہیئے۔ اور جن باتوں کا حکم دیتا ہے ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

سنیما نے دنیا میں نہایت گندے نتائج پیدا کئے ہیں۔ آج دنیا کی مختلف قومیں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ عورتوں کی عصمت پر حملے ہوتے ہیں۔ قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے۔ ان سب باتوں کی ایک بہت بڑی وجہ سنیما ہے جب ہٹلر کی سوشلسٹ پارٹی برسراقتدار آئی۔ تو اس نے فوراً نہایت وسیع پیمانہ پر اپنے قوم کے بچوں اور نوجوانوں میں دیگر اقوام کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا

اور فلموں کے ذریعے ایسے سین دکھائے۔ جو واقعات صحیحہ کے بالکل خلاف تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نوجوانوں کے خیالات ہمسایہ اقوام کے خلاف ہو گئے۔ اسی طرح بالشویک پارٹی نے کیا۔ امپیریل گورنمنٹ ڈل اور فاسسٹ گورنمنٹ نے بھی ان طریقوں سے کام لیا۔ چنانچہ یورپ کی گذشتہ بیس سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جہاں تحریر و تقریر کے ساتھ پروپیگنڈا کیا گیا۔ وہاں فلم کے ذریعے بھی نہایت وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈہ کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تمام یورپ کی حکومتیں ایکدوسرے کے خلاف ہو گئیں۔ چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے وہ ڈرامہ دیکھ رہے ہیں۔ جس کو رچانے کے لئے گذشتہ بیس سال سے سینما کو استعمال کیا گیا تھا۔

اسی طرح روسیوں نے دہریت کو پھیلانے کے لئے نہایت دلآزار طریقوں کے ساتھ سینما کے ذریعے سکولوں کے بچوں اور نوجوانوں کی ذہنیت کو بدلا۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف فلموں کے ذریعے وہ مظاہرات کئے گئے۔ کہ ایک سچا مومن ان کو دیکھنے کی بجائے موت کو ترجیح دیگا۔ پس دنیا میں موجودہ فسادات کو پھیلانے میں سینما کو بہت بڑی مدد دی ہے۔

پھر سینما نے اخلاق فاضلہ کا نام و نشان تک مٹا دیا ہے۔ دنیا بھر کی بداخلاقیاں، فلم کے ذریعے دکھائی جاتی ہیں۔ جن کو دیکھ کر مہذب انسان کا دل کانپ جاتا ہے۔ اس قسم کے گندے افعال کا مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ ایک سچے مومن کا دل پھٹ جاتا ہے۔ اور وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی وہاں بیٹھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ سینما کے ذریعے بنی نوع انسان کے روشن پہلوؤں کو نظرانداز کیا جاتا ہے اور تاریک پہلوؤں کو قوم کے بچوں اور نوجوانوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ پرلے درجے کی بے حیائی اور بے ستری کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ فلم کے ذریعے من گھڑت عشق و محبت کے افسانوں کو پیش کیا جاتا ہے کہ کس طرح نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور پھر وہ کس طرح عشق و محبت کی زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں۔

ان سب نظاروں کو دیکھنے والے کالجوں کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ جو اکٹھے ایک ہی کالج میں پڑھتے ہیں چنانچہ جب وہ واپس گھروں کو جاتے ہیں تو اس قسم کے اعمال میں خود ملوث ہو جاتے ہیں۔ مخلوط تعلیم پہلے سے ہی خرابی پیدا کر رہی ہے۔ اس پر سینما کچھ اس طرح ورق الٹتا ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں سینما نے لڑکیوں کی ذہنیت کو ایسا بدل ڈالا ہے کہ وہ کل کبھی اچھی مائیں نہیں بن سکتیں۔ اگر ایک لڑکی کا لڑکوں کے ساتھ ایک ہی کالج میں پڑھنا ۲۵ فیصدی مضر ہے۔ تو ۷۵ فیصدی بگاڑ سینما کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ آجکل سینما درحقیقت لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ملنے کی جگہ ہے۔ اور بعض لوگ تو صرف اس لئے وہاں جاتے ہیں۔ کہ وہاں لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اس لعنت کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ ہر سال دسہرے کے موقعہ پر لاہور کی ہندو دیویوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ غالباً پچھلے سال ہی دوپہر کے بعد دسہرے ہی دن انارکلی کی چہل پہل کا ذکر کرتے ہوئے پرتاپ نے لکھا۔ کہ ان شرارتوں میں اکثر کالجوں کے دو یار تھیوں کا دخل تھا۔ اور کیوں ایسا نہ ہو۔ جبکہ ان کی تربیت ہی غلط اصول کے ماتحت کی جاتی ہے۔ اور وہ شتر بے مہار کی طرح جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے اور آوارگی اختیار کر کے خود بھی بدنام ہوتے اور قوم کو بھی بدنام کرتے ہیں۔

لوگوں نے تو سینما کو اپنی جان سے زیادہ پیارا سمجھا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین نے کیا ہی صحیح بات فرمائی تھی۔ کہ کسی کی ماں مر جائے تو مر جائے۔ مگر سینما چھوڑنا اس کے لئے ناممکن ہوتا ہے۔ یہی بات میرے ایک غیر احمدی دوست نے کہی۔ کہ ہمارے لئے تو سینما آکسیجن ہے۔ جیسے آکسیجن کے بغیر انسان کا گذارہ نہیں۔ ویسے ہی سینما کے بغیر گذارہ کرنا ناممکن ہے۔ میں نے کئی لڑکوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جائے پینے تک کے لئے ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے مگر سینما ضرور جاتے ہیں جس طرح کہ ایک افیونی کو کھانا ملے یا نہ ملے افیون ضرور کھاتا ہے۔ اسی طرح وہ کرتے ہیں۔ اسی طرح سینما کے ذریعے چوری۔ ڈاکے اور جھوٹ کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ فلموں میں فرضی قصے، کہانیاں دکھائی جاتی ہیں کہ کس طرح ڈاکو کام کرتے ہیں۔ غالباً اسی کا یہ اثر ہے کہ آجکل اس قسم کے واقعات سننے میں آئے ہیں کہ ایک شریف آدمی کی کوٹھی پر ایک شخص کوٹ پتلون پہنکر معہ اپنی پارٹی کے موٹر کار میں بیٹھ کر جاتا ہے اور جب وہ سامان وغیرہ لوٹ کر چلا جاتا ہے۔ تب پتہ لگتا ہے کہ وہ تو ڈاکو تھا۔ اسی طرح تاریخی فلموں کو دکھایا جاتا ہے جن میں ۷۵ فیصدی جھوٹ کی آمیزش ہوتی ہے۔ بڑے بڑے جلیل القدر بادشاہ گذرے ہیں۔ مگر فلم کو مقبول بنانے کیلئے ایک جھوٹا عشق و محبت کا افسانہ اس میں شامل کیا جاتا ہے۔ جس سے سکولوں کے بچے جب کالجوں میں آتے ہیں تو فلموں کے ذریعے وہ اس بادشاہ کو کچھ اور ہی خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ بادشاہ بدنام ہو جاتے ہیں۔

سینما کے متعلق یہ چند باتیں احمدی نوجوانوں کے لئے قابل غور ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے احمدی جماعت کے سپرد تمام دنیا کی اصلاح کا کام کیا ہے۔ انہوں نے ہی تمام دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو نہایت اچھا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ احمدی نوجوانوں نے سینما نہ دیکھنے کے متعلق جو نمونہ پیش کیا ہے۔ اس کی مثال موجودہ زمانہ میں کسی اور قوم کے نوجوان پیش نہیں کر سکتے۔ دنیا منہ سے تو کہتی ہے کہ سینما بُری چیز ہے۔ مگر عمل سے وہ کچھ اور کہتی ہے۔ لیکن احمدی جماعت وہ ہے۔ جو کہ منہ سے بھی کہتی ہے کہ سینما بری چیز ہے اور عملاً بھی سینما دیکھنے سے متنفر ہے۔ پھر بھی جن میں یہ کمزوری ہو۔ وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ جس طرح ایک سفید چادر پر اگر ایک سیاہی کا دھبہ ہو۔ تو وہ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ اسی طرح اگر ہماری جماعت کا کوئی نوجوان اس حرکت کا ارتکاب کرتا ہے تو تمام دنیا اس پر اعتراض کرتی ہے۔ اس لئے ہم کو بہت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

اس وقت ہم میں اللہ تعالیٰ کا وہ پاک خلیفہ موجود ہے۔ جو بشارت کے ماتحت پیدا ہوا۔ جس کے متعلق یہ الہام ہوا کہ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ پس ہماری بدقسمتی ہوگی۔ اگر ہم نے اس کے ارشادات پر عمل نہ کیا۔ بعد میں آنے والی نسلیں اس زمانہ کو حسرت سے یاد کیا کریں گی۔ کہ کاش ہم تحریک جدید میں شامل ہونے والوں میں سے ہوتے۔ کاش ہم کو کہا جاتا کہ سینما نہ دیکھو۔ تو ہم نہ دیکھتے جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ کاش ہم ان میں سے ہوتے۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں شراب کے مٹکوں کو پہلے توڑا اور حکم کو بعد میں سنا۔ پس یہ نہایت ہی قیمتی وقت ہے ہماری حالت اس غواص کی طرح نہیں ہونی چاہیئے۔ جو جائے تو موتیوں کے نکالنے کے لئے۔ مگر کہے چلو کچھ مدت تیر کر لطف حاصل کر لیں۔ پھر جاتی دفعہ موتی نکال لیں گے۔ ممکن ہے گھر جانے سے پہلے ہی اس کو شارک پکڑ لے۔ پس ہم کو حضور کے تمام ارشادات پر لبیک کہنا چاہیئے۔ اور اس بارہ میں کسی قسم کی کوتاہی اور غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے ؛

خاکسار بشیر احمد ڈار فورتھ ایر گورنمنٹ کالج لاہور

مطالعہ کے اصول

۱۸ جون ۱۹۴۳ء کو جب میں اپنے بچے محمد احمد کو لے کر پانی پت سے قادیان آرہا تھا۔ تو میں نے راستہ میں ایک خواب دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں، اور مجھ سے فرمارہے ہیں۔ کہ میں نے مطالعہ کے پانچ اصول لکھے ہیں، تم بھی پڑھ لو۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے ایک مطبوعہ کاغذ میرے آگے رکھ دیا۔ اور ایک جگہ انگشت مبارک رکھ کر فرمایا "لو دیکھو یہ ہیں" میں نے ابھی پہلا اصل ہی پڑھا تھا۔ کہ فوراً ریل کے دھکے یا مسافروں کی چیخ و پکار سے میری آنکھ کھل گئی۔ اور سخت افسوس ہوا۔ کہ میں پانچوں باتیں کیوں نہ پڑھ سکا۔ قادیان پہنچ کر میں نے یہ خواب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سے عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہاری عقل میں جو بہتر سے بہتر اصول مطالعہ کے آئیں وہ تم شائع کردو۔ اور نمونۃً ایک اصل تمہیں بتا بھی دیا ہے۔ باقی تم خود سوچو۔ حضرت میر صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں یہ مضمون سپرد قلم کر رہا ہوں۔ پہلا اصل وہ ہے جو انگلی رکھ کر حضرت مسیح موعود ؑ نے مجھے دکھایا۔ اس کے بعد چار دیگر اصول میں نے اپنی طرف سے بیان کئے ہیں

(۱) مطالعہ خوب غور اور توجہ سے کرنا چاہیئے :-

(۲) مطالعہ سے پہلے دعا کرنی چاہیئے کہ یاالٰہی میرے آج کے مطالعہ میں جو مفید باتیں ہوں۔ مجھے ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور اس کے بعد خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرنا چاہیئے۔

(۳) مطالعہ کے وقت پنسل یا قلم دوات اور پاکٹ بک ساتھ رکھنی چاہیئے۔ تاکہ ضروری اور مفید باتیں علیحدہ نوٹ ہوسکیں۔ یا پھر کتاب کے حاشیہ پر نشان لگا دیئے جائیں (بشرطیکہ کتاب اپنی ہو) نیز اپنے مطالعہ کا ریکارڈ رکھنا چاہیئے تاکہ علم تازہ ہوتا رہے۔ اور پڑھا ہوا یاد رہے :-

(۴) کسی مسئلہ کے متعلق صرف ایک ہی کتاب نہیں دیکھنی چاہیئے۔ بلکہ اس موضوع پر جس قدر کتابیں اور مضمون مل سکیں سب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ علم میں وسعت اور واقفیت میں ترقی ہو۔

(۵) کم روشنی میں۔ بیماری کی حالت میں۔ پریشانی اور اضطراب کے وقت اور راستہ چلتے ہوئے بالعموم مطالعہ نہیں کرنا چاہیئے بہت باریک حروف کی کتابیں بھی عام طور سے نہیں پڑھنی چاہئیں۔ یہ سب نقصان کی صورتیں ہیں۔ کم اور ناکافی روشنی میں کتاب دیکھنے سے کتاب اور آنکھوں پر بہت زور پڑتا ہے۔ بیماری کی حالت میں مطالعہ کرنے سے پڑھا ہوا ذہن نشین نہیں ہوگا۔ پریشانی اور اضطراب کے وقت پڑھنے سے کچھ بھی سمجھ نہیں آئے گا۔ راستہ میں چلتے ہوئے پڑھنا صحت کے لئے بھی مضر ہے۔ اور ویسے خطرناک بھی ہے۔ اچانک کسی پتھر سے ٹھوکر لگ کر آدمی گر پڑے۔ سامنے گڑھا ہو اس میں جا پڑے کسی سائیکل کی جھپیٹ میں آجائے کسی تانگے سے ٹکر ہو جائے۔ یا کسی موٹر کے نیچے کچلا جائے بہت باریک حروف کی کتابیں مسلسل اور بکثرت پڑھی جائیں۔ تو نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

یہ ہیں مطالعہ کے اصول جو میں اپنی سمجھ کے موافق سوچ سکا۔ (شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی)

احمدیت کا سپاہی

ہم جو خادم احمدیت ہیں ہم ہی وہ احمدیت کے سپاہی ہیں جنہوں نے حق کی طرف سے باطل کے خلاف آخری جنگ لڑنی ہے ہماری یہ جنگ عقائد کی جنگ ہے۔ ہمارا میدان جنگ مشرق سے مغرب تک وسیع ہے۔ ہمارا طریق جنگ صرف تبلیغ ہے جس کے لئے ہمیں پختہ دلائل کے ایسے اسلحہ سے مسلح ہونا ضروری ہے۔ جو باطل کے ہتھیاروں کو ہمیشہ کے لئے توڑ دیں۔ دعوۃ الامیر اور ان تمام

اخبار و افکار

جزیرہ قبرص خیال کیا جاتا ہے کہ مشرق بحیرۂ روم کی جانب سے یورپ پر اتحادی حملہ میں جزیرہ قبرص اہم پارٹ ادا کرنے والا ہے۔ اس جزیرہ میں مقیم یونانی ہر لحظہ یہ خیال کر رہے ہیں۔ کہ یونان بہت جلد آزاد ہونے والا ہے۔ شام۔ ٹرکی اور کریٹ سے اس جزیرہ کا قرب بالخصوص ڈوڈیکانیز اور یونان کی طرف اتحادی پیش قدمی میں بہت ممد ثابت ہوگا۔ اس جزیرہ میں انگریزوں نے بہت سے ہوائی اڈے قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں سے بحیرۂ اسود کے محوری اڈوں پر خوب بمباری کی جاسکتی ہے۔ یہاں ایک زبردست فوج بھی موجود ہے۔ جو برطانوی۔ ہندوستانی اور قبرصی دستوں پر مشتمل ہے۔ اور جدید طریقہ ہائے جنگ میں خوب ماہر ہے۔

اس جزیرہ کا آخری شمال مشرقی کونہ شام کی سرزمین سے لطاکیہ کے مقام پر صرف ۵۲ جغرافیائی میل ہے۔ قدیم یونانی اس جزیرہ کو بلحاظ شکل ہرن کی کھال سے تشبیہہ دیتے تھے۔ کیونکہ خاکنائے کارپس کی لمبی اور تنگ زمین بالکل دم کے مشابہ ہے :-

اس جزیرہ کی زیادہ سے زیادہ لمبائی ۱۴۰ میل ہے۔ جس میں چالیس میل لمبی یہی خاکنائے ہے۔ زیادہ سے زیادہ چوڑائی ۶۰ میل ہے۔ کل رقبہ ۳۵۸۴ مربع میل ہے۔ گویا ضلع گورداسپور سے قریباً دوگنا (ضلع گورداسپور کا رقبہ ۱۸۲۲ مربع میل ہے) دارالحکومت نکوسیا ہے۔ ایک گزشتہ مردم شماری کے مطابق آبادی ۳۱۰۷۱۵ ہے۔ جس میں ۴/۵ عیسائی ہیں اور باقی مسلمان۔ یونانی عیسائی باشندے یونانی زبان بولتے ہیں اور مسلمان ترکی۔

۶۴۶ء میں حضرت عثمان کے زمانہ میں مسلمانوں نے اس جزیرہ کو فتح کیا۔ لیکن جلد ہی یہ جزیرہ مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ ۸۰۲ء میں خلیفہ ہارون رشید نے دوبارہ اسے فتح کیا۔ پھر یہ جزیرہ لمبے عرصہ تک عیسائیوں کے قبضہ میں رہا۔ ۱۵۷۰ء میں ترکوں نے اس پر حملہ کیا۔ اور ایک لمبے محاصرہ کے بعد فتح کر لیا۔ اور تین سو سال تک اس پر قابض رہے۔ ۱۰ جولائی ۱۸۷۸ء کو ٹرکش کنونشن کی رو سے یہ جزیرہ انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ نومبر ۱۹۱۴ء میں ترکی اور انگریزوں کے درمیان جنگ چھڑ جانے کے باعث اس جزیرہ کو انگریزوں نے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ ۱۹۲۵ء میں اسے نوآبادی قرار دیا گیا۔

جزیرہ قبرص میں تانبے کی کانیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ پیداوار گیہوں۔ جو۔ ترکاریاں بالخصوص آلو۔ روئی۔ اون۔ زیتون۔ سنگترہ۔ انار اور تمباکو وغیرہ ہیں۔

نظارت بیت المال کو نئے کارکنوں اور انسپکٹروں کی ضرورت

دفتر نظارت بیت المال کے لئے چند کارکنوں اور مفصلات کی جماعتوں کے معائنہ و پڑتال حسابات وغیرہ کے لئے چند انسپکٹروں کی ضرورت ہے۔ جن کی تنخواہیں بلحاظ گریڈ کام اور لیاقت کے لحاظ سے ۲۰۔۱۔۲۵ اور ۳۰۔۱½۔۴۵ ہوں گے انٹرنس پاس اور مولوی فاضل امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ چونکہ یہ مستقل اسامیاں ہوں گی۔ اس لئے ان کو کمیشن کا امتحان پاس کرنا پڑے گا۔ درخواست کے ہمراہ علاوہ نقول سندات کے چال چلن کے بارے میں پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق بھی آنی چاہیئے۔ خواہشمند احباب ۲۵ جون ۱۹۴۳ء تک اپنی درخواستیں دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ ناظر بیت المال

دلائل کو مکمل طور پر جمع کر دیا گیا ہے۔ جن کا جاننا ہر احمدی کے لئے ضروری اور ہر خادم کے لئے لازمی ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اور خدام بالخصوص ان امتحانات سے مستفید ہونے کی پوری سعی کریں گے۔ اور باقاعدگی کے ساتھ ان دکھا

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۶۷۴۹ ۔ منکہ آمنہ خاتون بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میرے پاس صرف ایک سو روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ نیز مجھے والد صاحب کی طرف سے پانچ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کراتی رہونگی میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی جائداد کا کُل حصہ وصیت یا اُسکا جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط۔ الامتہ آمنہ بیگم مورخہ ۴۳/۵/۲۲ گواہ شد محمود احمد میڈیکل ہال قادیان گواہ شد ظہور احمد دارالرحمت قادیان

نمبر ۶۷۵۰ منکہ سلیمہ خاتون بنت ڈاکٹر محمود احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی۔ عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس صرف ایک سو روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کُل حصہ وصیت یا اسکا کوئی جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط۔ مورخہ ۴۳/۵/۲۲ الامتہ سلیمہ خاتون۔ گواہ شد محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان گواہ شد ظہور احمد دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۶۷۵۱ منکہ سیدہ خاتون بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ طالبعلمی عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس صرف ایک سو روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اسکا کوئی جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ ۴۳/۵/۲۲ الامتہ سیدہ خاتون۔ گواہ شد محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد ظہور احمد دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۶۷۵۲ منکہ مسعودہ خاتون بنت حسن دین فیروزالدین صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہداری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت صرف ایک سو روپیہ نقد موجود ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اسکا کوئی جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ ادا شدہ شمار ہوگا فقط مورخہ ۴۳/۵/۲۲ الامتہ مسعودہ خاتون۔ گواہ شد۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان ظہور احمد دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۶۷۵۳ منکہ محمد علی ولد چوہدری عالم بخش قوم جٹ باجوہ پیشہ دوکانداری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال چک ۲/۱۱-۴ ڈاکخانہ چک ۲/۱۱-۴ ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۵/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائیداد غیر منقولہ اراضی ۱۸ کنال ۴ مرلے بمقام داتا زید کا ضلع سیالکوٹ جدی ہے۔ جسکی بازاری قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے مبلغ نو صد دس روپے بنتی ہے۔ جس کے ۱/۹ حصہ کی مبلغ -/۲/۱۰۱ روپیہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر روپیہ قیمت مذکورہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں رقم مذکورہ داخل خزانہ نہ کرسکوں۔ تو میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء رقم ہذا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرنے کے حقدار ہوں گے۔ اس کے علاوہ اسوقت میری آمدنی بذریعہ دوکان قریباً (ایک صد بانوے) -/۱۹۲ روپے سالانہ ہے۔ جس کی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو بعد حساب آمدنی ششماہی ادا کرتا رہونگا۔ اگر مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور یہ اقرار کرتا ہوں کہ آمد دوکان کی کمی بیشی کے مطابق چندہ حصہ آمد ۱/۹ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد۔ محمد علی ولد چوہدری عالم بخش قوم جٹ ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ حال چک ۲/۱۱-۴ ڈاکخانہ چک ۲/۱۱-۴ ضلع منٹگمری بقلم خود۔ گواہ شد۔ باغدین نائب ذیلدار موصی نمبر ۵۳۲۲ ساکن چک ۲۰/۱۱-۴ ضلع منٹگمری وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام محمد بقلم خود چک ۳۰/۱۱-۴ موصی نمبر ۳۱۸۲۔

نمبر ۶۷۵۴ منکہ غلام فرید ولد حاکم دین قوم ککے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ رجون سنہ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ ان کی زمین زرعی ۴۰ گھماؤں ہے۔ جس کے ہم اسوقت چھ بھائی حصہ دار ہیں۔ جسوقت اراضی تقسیم ہو کر میرے حصہ میں آئے گی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک کھیت ۷ ۱/۲ کنال موضع کھارا میں میں نے رہن لیا ہوا ہے مبلغ ۱۰۰ روپے میں اسکی اوسط آمد اسوقت پچیس روپے سالانہ ہے۔ نیز اسوقت مبلغ -/۹۰ روپے نقد میرے پاس موجود ہیں۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ جس قدر بھی میرے مرنے کے بعد جائیداد باقی ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا غلام فرید ولد حاکم دین ۴۳/۶/۷، گواہ شد۔ محمد امین کارکن بورڈنگ تحریک جدید قادیان ۴۳/۶/۷ گواہ شد۔ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان ۴۳/۶/۷۔

نمبر ۶۷۵۵ منکہ روشن بی بی زوجہ ولی محمد خانصاحب قوم قریشی پیشہ خانہداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۷ء ساکن قادیان (حلقہ مسجد اقصیٰ) ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ رجون سنہ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۳۲ روپے ہیں جو میں وصول کرچکی ہوں۔ جو میرے پاس نقد موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اور زنانگی زیورات مبلغ -/۱۵۸ میرے پاس نقد موجود ہیں۔ گویا کل مبلغ مالغ ۱۹۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مذکورہ جائیداد کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی زیور ہے بوقت وفات اگر

مذکورہ جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ:۔ مذکورہ جائیداد مبلغ مالعہ ۱۹۰ کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ لعہ ۱۹ کی رقم وصیت ہذا کی منظوری کے ساتھ ہی انشاء اللہ نقد ادا کر دونگی۔ فقط الامۃ:۔ نشان انگوٹھا روشن بی بی زوجہ ولی محمد خان ۶/۶/۴۳ گواہ شد:۔ ولی محمد خان خاوند موصیہ ۶/۶/۴۳ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ قریشی بقلم خود وائس پریذیڈنٹ حلقہ مسجد اقصیٰ ۶/۶/۴۳

نمبر ۶۷۵۶ منکہ مریم زوجہ غلام جیلانی خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن پنام ڈاک خانہ خاص ضلع ہوشیار پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے:۔

تقریباً بائیس گھماؤں اراضی واقعہ رقبہ موضع حاجی کلاں ڈاک خانہ و ضلع لدھیانہ ہے۔ بروئے کاغذات مال جسقدر بھی ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں موضع مذکور میں اراضی کے ہمراہ بعض توڑ سفید واقعہ آبادی دیہہ بھی ہیں۔ جس کی کوئی معین قیمت نہیں۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن مذکور کرتی ہوں۔

اس تمام جائیداد کی قیمت تقریباً اس وقت چار ہزار روپیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میری جس قدر بھی جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو وہ اس میں سے مجرا ہوگی۔

بقلم غلام جیلانی خاوند موصیہ

الامۃ:۔ مسماۃ مریم مذکور۔

گواہ شد:۔ عبد الغنی خان سیکرٹری مال انجمن احمدیہ گریام۔

گواہ شد:۔ [illegible] غلام احمد امیر جماعت احمدیہ گریام

اراضی برائے فروخت

میری ملکیت واقعہ محلہ دار الشکر جنوبی قطعات ۹ ایکال و ۱۱ اکنال و ۷ ۱۶ مرلہ، سرساہی و ۱۸ ۱۷ مرلہ و ۲۹ ۱۵ مرلہ ۳ سرساہی قابل فروخت موجود ہیں۔ انمیں سے ۹ کو ایک طرف ۳۰ کی سڑک اور دوسری طرف ۲۰ ہر چہار قطعات کو ۲۰ دو طرفہ ہے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ فیصلہ ہونے پر قیمت یکمشت لی جائے گی۔ فقط

(۲) میری زمین واقعہ دار العلوم میں جن اصحاب نے معرفت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم خرید کی ہوئی ہے۔ وہ فوراً اپنے نام داخل خارج کرالیں۔ ورنہ آئندہ سے جو معاملہ ہوگا۔ ان کو خود ادا کرنا ہوگا۔ نوٹ کرلیویں۔

المشتہر:۔ ملک فضل خالق۔ بازار کھلونیاں امرتسر

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس پندرہ روپے۔ مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دیجائیں جن کا نام حمل رد نسواں ہے۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ضروری التماس

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو وی پی ارسال ہونگے۔ اخبار میں قلت جگہ کے باعث اسموار فہرست شائع کرنا ناممکن ہے احباب سے گذارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر ممنون فرماویں یا وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست گو وعدہ تو کرلیتے ہیں کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کرینگے۔ لیکن اس میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتر وی پی کرنے اور بصورت عدم وصولی پرچہ بند کردینے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ (منیجر)

ایک ہزار نہری زرعی اراضی

میں

حصہ دار کی ضرورت

میں کثیر الاشغال آدمی ہوں اسلئے مجھے تجربہ کار اور ایسے صاحب حیثیت حصہ دار کی ضرورت ہے۔ جو نہری زمین کی نوآبادیات کا تجربہ رکھتا ہو۔ خواہشمند دوست مجھ سے خط و کتابت کریں۔

فتح محمد سیال ایم۔ اے
قادیان

ایسٹرن آپٹیکل کمپنی

کلکتہ کی مشہور ایسٹرن آپٹیکل کمپنی نے اپنی دوکان مال روڈ لاہور پر کھولی ہے۔ یہ عینکوں کی بڑی اسلامی فرم ہے۔ آنکھوں کے معائنہ کے لئے ولایت کا تعلیم یافتہ ڈاکٹر موجود ہے۔ معائنہ مفت کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں دانتوں کی برانچ بھی کمپنی نے کھولی ہے۔ جس کا نگران امریکہ کا تعلیم یافتہ ڈاکٹر ہے۔

ضرورت مند اصحاب کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ضرورت ہے

ایک اکونٹنٹ کلرک کی قادیان کی ایک مقامی تجارتی کمپنی کے لئے فوری ضرورت ہے جو کہ انگریزی میں عمدگی سے ڈرافٹ کرسکے۔ اور ٹائپ کا کام بھی جانتا ہو۔ اس کے علاوہ حساب کتاب اچھی طرح رکھ سکتا ہو۔ تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار ہوگی۔ مزید برآں کمپنی اپنے ملازمین کو حسب دستور بونس بھی دیتی ہے۔ تجربہ کار اور حساب و کتاب میں ماہر آدمی کی تنخواہ میں حسب لیاقت اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔

تمام درخواستیں بنام ا۔ م۔ معرفت الفضل قادیان آنی چاہئیں

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۲ جون۔ آج ماسکو ریڈیو نے ایک خاص اعلان براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ دو سال میں ہٹلر کی ۶۴ لاکھ فوج ہلاک یا گرفتار ہو چکی ہے۔ اس کے مقابلہ میں روسی قیدیوں اور ہلاک شدگان کی تعداد صرف ۴۲ لاکھ ہے۔ جرمنوں کو ۵۶۵۰۰ توپوں ۴۲۴۰۰ ٹینکوں۔ اور ۴۳۰۰۰ ہزار ہوائی جہازوں سے بھی ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ روسی افواج کی ۳۵۰۰۰ توپیں ۳۰ ہزار ٹینک اور ۲۳ ہزار ہوائی جہاز کام آئے ہیں۔ اعلانچی نے مزید کہا کہ اب روس اور اس کے اتحادیوں کے لئے حالات سازگار ہیں۔ مگر یہ کامل فتح کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اب ہر چیز کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہمارے اتحادی دوسرا محاذ قائم کرنے کے لئے موجودہ سازگار حالات سے کیونکر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر محوریوں کے خلاف دوسرے محاذ کا قیام ملتوی کر دیا گیا۔ تو جنگ لمبی ہو جائے گی۔ برطانیہ اور روس کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روس کے لئے اسلحہ و جنگی سامان کی اتحادی بہم رسانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تاہم معاہدہ کی تکمیل کے بعد ہمارے تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ جرمن ریڈیو نے روس جرمن جنگ کی دوسری سالگرہ پر اعلان کیا کہ روسی جنگ ہر لحاظ سے زیادہ مشکل اور خطرناک بن گئی ہے۔ اس قسم کی توقع نہیں کی جاتی تھی۔

لنڈن ۲۲ جون۔ اتحادی فوجوں کا آئندہ حملہ جزیرہ سسلی پر ہونے کا امکان ہے۔ جزیرہ سسلی میں جرمن ہوائی فوج کے علاوہ تقریباً چار سے چھ ڈویژن اطالوی فوج ہے جس کی تعداد تقریباً ایک لاکھ ہے۔ ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں لڑائی بہت سخت ہوگی۔

واشنگٹن ۲۲ جون۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ہڑتال کا چارج اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اس ہڑتال سے امریکہ کی کوئلہ کی صنعتیں مفلوج ہو رہی ہیں۔ پانچ لاکھ سے زیادہ مزدور پریذیڈنٹ روزویلٹ کے فیصلہ کے انتظار میں ہیں۔

کولمبس اوہیو ۲۲ جون۔ امریکن فوج کے چیف آف سٹاف نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ یہ گرمیاں ہمارے لئے اور تاریخ عالم کے لئے نہایت نازک ہیں۔ آٹو اور سولومن میں جاپانیوں پر جو ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اظہار حیرت کیا کہ جاپانی کس طرح ان حملوں کو برداشت کر رہے ہیں۔

ڈبلن ۲۲ جون۔ آئرلینڈ کے صدر مسٹر ڈی ولیرا کے مستقبل کا انحصار کل کے عام انتخابات کے نتیجہ پر ہے۔ کل ۹ سیٹوں کا مقابلہ ہونا ہے۔ مسٹر ڈی ولیرا کو ۱۳۸ ممبروں کے ہاؤس میں اس وقت ۷۰ ممبروں کی اکثریت حاصل ہے۔ اگر ۹ سیٹوں کا نتیجہ ان کے حق میں نہ ہوا تو مسٹر ڈی ولیرا اقلیت میں رہ جائیں گے۔ گذشتہ گیارہ سالوں سے وہ برسراقتدار چلے آتے ہیں۔

کولمبس ۲۲ جون۔ مسٹر جوزف ڈیوس سابق امریکن سفیر روس نے ایک بیان میں روس کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روس میں ہر جگہ رنج و الم کے ثبوت پائے جاتے ہیں۔ لاکھوں روسی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ ہر ایک خاندان کا کوئی نہ کوئی بہادر موت کے گھاٹ اتر چکا ہے۔ تاہم اطاعت اور مکمل فتح ہی ان کا عزم مصمم ہے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ کل رات بھی برطانیہ پر ہوائی حملہ ہوا۔ اس دفعہ جرمن طیاروں کی نسبتاً زیادہ تعداد حملہ کرنے آئی جرمن ہوائی جہازوں نے جنوبی اور جنوب مشرقی ساحل پر بم برسائے۔ جن کی وجہ سے چند ایک ہلاک اور چند ایک اشخاص مجروح ہوئے۔ آج صبح لنڈن میں ہوائی حملے کے خطرے کا الارم دو دفعہ بجا۔

حیدرآباد (دکن) ۲۲ جون حضور نظام کی حکومت نے اس سال کاشتکاروں میں تقاوی کے طور پر تقسیم کرنے کے لئے ایک کروڑ ۱۲ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ گذشتہ سال اس سلسلے میں صرف ۸۰ لاکھ روپیہ تقسیم کیا گیا تھا۔

لاہور ۲۲ جون۔ لاہور کے نئے ایڈمنسٹریٹر خان صاحب شیخ عبدالمجید سابق ڈپٹی کمشنر نے منصف کا چارج لے لیا ہے۔ مسٹر ٹیلر ۲۸ جون کو لاہور سے چلے جائینگے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ مشرقی سوئٹزرلینڈ پر کل رات نامعلوم ملک کے چند طیاروں نے بمباری کی۔ تمام شہر میں فضائی حملے کے خطرے کا الارم دیا گیا۔ تین اشخاص ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔

لنڈن ۲۲ جون۔ ملک معظم اتوار کو مالٹا تشریف لے گئے۔ بندرگاہ پر آپ کا استقبال لارڈ گورٹ گورنر مالٹا نے کیا۔

واشنگٹن ۲۲ جون۔ نیویارک ٹائمز کا فوجی اور بحری نامہ نگار رقمطراز ہے کہ برما میں موسم برسات شروع ہو گیا ہے۔ جس کے باعث اب اس محاذ پر کامل سکوت ہے۔ لیکن یہ محاذ اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ مستقبل میں جو لڑائیاں لڑی جائینگی۔ اس کے لئے تیاریاں کرنی بے حد ضروری ہیں۔ برما میں وسیع پیمانے پر حملہ کرنا فی الحقیقت ناممکن ہے۔ کیونکہ بڑے حملے کرنے کے لئے ایراوادی۔ چندون اور سالوین کی وادیوں پر قبضہ ضروری ہے۔ لیکن یہ علاقے آج کل جاپان کے قبضے میں ہیں۔ اس کے علاوہ برما میں تمام بڑے بڑے راستوں پر جاپانیوں کا قبضہ ہے۔

لکھنؤ ۲۲ جون۔ حکومت یو پی پورے صوبہ میں ایک اسکیم رائج کر رہی ہے۔ اس اسکیم کی رو سے صوبہ کی پچیس فیصدی آبادی کو آٹا اور چاول مہیا کیا جائے گا۔ یہ اسکیم سارے صوبہ میں یکساں طور پر رائج کی جائے گی حکومت یو پی اس اسکیم کے ذریعہ صوبہ کے غریبوں کو آٹا اور چاول نہ ملنے کی تکلیفوں سے بچانا چاہتی ہے۔

دہلی ۲۲ جون۔ مسٹر جمنا داس مہتہ اور سر ضیاء الدین احمد نے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ انڈین ایئر فورس میں کثرت سے بھرتی ہوں۔

چنگکنگ ۲۲ جون۔ چینی فوجوں نے شی شاؤ کے اہم مقام پر جو دریائے ینگ سی کے جنوب مغرب میں ہے حملہ کر دیا ہے۔

قاہرہ ۲۲ جون فضائی ہیڈ کوارٹرز کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے روز روشن میں سسلی کے ٹھکانوں پر زبردست بمباری کی۔ اور چار مقامات پر دو لاکھ ۵۰ ہزار وزنی بم گرائے۔

دہلی۔ ۲۲ جون۔ محکمہ ڈاک خانہ ریزگاری کی معقول مقدار میں بہم رسانی کے لئے کوشاں ہے۔ غالباً یکم جولائی تک ڈاک خانوں میں بڑی مقدار میں ریزگاری آجائے گی۔

واشنگٹن ۲۲ جون۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز ڈارون میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۳۶ جاپانی طیاروں نے آسٹریلیا کی بندرگاہ پر ایک اور حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن امریکی طیاروں نے انہیں راستے میں ہی جا لیا۔ زبردست فضائی معرکہ ہوا جس میں کئی جاپانی طیارے گرا لئے گئے۔ امریکی طیاروں نے سالاموا پر بھی حملہ کیا۔ اور کم بلندی سے بم گرائے۔ دشمن کا ایک طیارہ گرا لیا گیا۔ اس کے علاوہ امریکی طیاروں نے تیمور پر حملہ کیا۔ اور بم گرائے۔ ان حملوں کے بعد ہمارے تمام طیارے صحیح وسالم واپس لوٹے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ شمالی افریقہ میں جنرل آئزن ہاور کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی طیاروں نے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر